

داعش نہ کبیرہ گناہوں پر تکفیر کرتی ہے اور نہ سرمنڈواتے ہیں! پھر تکفیری کیسے؟	ایک شبہ کا ازالہ
فضیلة الشيخ مفتی عبدالعزیز نعیم حفظہ اللہ	ادارہ رد فتن www.alfitan.com

داعش والوں نے کبیرہ گناہوں پر  
تکفیر کرتے ہیں اور نہ سر  
منڈواتے ہیں تو خارجی کیسے  
ایک شبہ کا ازالہ

داعش نہ کبیرہ گناہوں پر تکفیر کرتی ہے اور نہ سرمنڈواتے ہیں! پھر تکفیری کیسے؟	ایک شبہ کا ازالہ
فضیلة الشيخ مفتی عبدالعزیز نعیم حفظہ اللہ	ادارہ رد فتن www.alfitan.com

ایک شبہ کا ازالہ  
داعش والوں نے کبیرہ گناہوں پر  
تکفیر کرتے ہیں اور نہ سر منڈواتے  
ہیں تو خارجی کیسے؟  
فضیلة الشيخ مفتی عبدالعزیز نعیم  
حفظہ اللہ

شبہ کی تفصیل:

آپ داعش کو خوارج کیسے قرار دے  
سکتے ہیں؟ جبکہ خوارج تو وہ ہیں جو  
مسلمان حکمران کے خلاف بغاوت کرتے ہیں اور

کبیرا گناہ کے مرتکب کو کافر قرار دیتا ہے،

حالانکہ داعش والے نہ تو سرمنہ و اتہ اور نہ تو کسی مسلمان حکمران کے خلاف بغاوت کی ہے اور نہ اس کے کارکنان مرتکب۔ کبیرا گناہ کو کافر کہتے ہیں۔

اور بعض نشانیاں جو احادیث میں آئی ہیں، مثلاً لمبی اور گھنی داڑھی، شلوار کے اونچے پائنجے رکھنا تو دیگر جماعتوں اور مسلمانوں میں بھی پائی جاتی ہیں پھر وہ خارجی کیوں نہ ہیں؟

## جواب :

خوارج امتِ اسلامیہ پر ایک خطرناک اور شرانگیز گروہ ہے، اس لیے سنتِ نبویؐ میں ان کی مکمل نشانیاں بیان کی گئی ہیں تاکہ یہ لوگوں پر اپنا معاملہ پر لوگوں کو دھوکا نہ دے سکیں، اور ان نشانوں کا تنظیم (دولہ) پرشدید تر انداز سے لاگو ہوتی ہے۔

شرعی دلائل میں اس کا ذکر نہیں ملتا کہ خوارج کا مسلمانوں کے امام کے خلاف مسلح بغاوت یا خروج کرنا لازمی شرط ہے، یا خوارج کا کبیرا گناہوں پر تکفیر کرنا کوئی لازمی چیز ہے،

یہ اصول اور تعریفات جن کا ذکر اہل علم کی جانب سے خوارج کے لیے کیا گیا ہے صرف خوارج کے قریب ترین ہونے کی نشان دہی کے طور پر بیان کیا جاتا ہے، یہ (فرقہ) خوارج کی صفات کے تناظر میں علمی اعتبار سے بیان ہوئے ہیں، اور اس میں مندرجہ ذیل سمجھنے کے قابل ہیں:

**پہلی بات:** خوارج کی تعریف اور کسی گروہ یا

فرقہ کو خارجی قرار دینا کہ لیں معتبر قاعدہ اور فیصلہ کن بات وہی جو کتاب و سنت میں مذکور ہے سنت نبوی نہ خوارج کی صفات اتنی وضاحت سے بتائی ہیں کہ کسی دوسرے گروہ کی صفات اتنی تفصیل سے نہ ہیں بتائی کیونکہ یہ لوگ بہت خطرناک ہیں اور عام لوگ ان کے بارے میں دھوکا کھا جاتے ہیں

ان کی سب سے بڑی اور اہم نشانیہ: تکفیر کرنا، مخالفین کا قتل جائز سمجھنا، قرآن و سنت کی عبارات کو صحیح طور نہ سمجھنا، جلدی غصہ کر جانا، بے وقوف ہونا، کمسن ہونا لیکن گھمنہ اور فخر و غرور سے بھرپور ہونا

**دوسری بات:** بہت سے علماء نے یہ لکھا ہے کہ کبیر گناہ کے مرتکب کی تکفیر تمام خوارج کی صفت نہیں ہے اور نہ ہی خارجی ہونا کہ لیں شرط ہے کہ وہ کبیر گناہ کرنے والے کی تکفیر کرتا ہو، بلکہ جو بھی ناحق مسلمانوں کی تکفیر کرے اور انہیں قتل کرنا جائز سمجھے، تو چاہے مرتکب کبیر گناہ کے کافر ہونے کا اعتقاد نہ بھی رکھتا ہو، وہ خوارج میں شامل ہے

**حدیث - نبوی میں ان کی ایک صفت**  
یہ بیان ہوئی ہے کہ یہ مسلمانوں کو قتل کریں گے علماء کا کہنا ہے کہ اس قتل کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے مخالفین پر ناحق کفر و ارتداد کا حکم لگاتے ہیں

**امام قرطبی فرماتے ہیں:** "اس کی وجہ یہ ہے کہ جب انہوں نے اپنی جماعت سے نکلنے والے مسلمانوں کو کافر قرار دیا تو ان کے قتل کو جائز سمجھ لیا"

**امام ابن تیمیہ** فرماتے ہیں: ”خوارج کے دین کا بڑا حصہ اس بات پر مشتمل ہے کہ مسلمانوں کی جماعت سے دور رہا جائے اور ان کے مال و جان کو لوٹنا جائز سمجھا جائے“

[الفتاویٰ: 13/209]

**دوسری جگہ** فرماتے ہیں: ”یہ لوگ اپنے اس عقیدے کی بناء پر کہ اہل قبلہ مرتد ہو چکے ہیں، ان کے قتل کو اس سے زیادہ جائز سمجھتے ہیں جتنا ان کفار کے قتل کو جائز سمجھتے ہیں جو مرتد نہ ہیں۔“

[الفتاویٰ: 28/497]

**علامہ ابن عبد البر** فرماتے ہیں: ”ان لوگوں نے کتاب اللہ کی اپنی من مانی تاویل کی بناء پر مسلمانوں کا خون بہانا جائز سمجھ لیا، گناہوں کی وجہ سے انہیں کافر ٹھہرایا اور تلواریں لے کر ان پر چڑھ دوڑے۔“

[الاستذکار: 2/499]

امیر المؤمنین سیدنا علی بن ابی طالب اور صحابہ کے خلاف خروج کرنے والے خوارج زنا، چوری اور شراب نوشی جیسے گناہوں کی وجہ سے تکفیر نہ کرتے تھے۔ انہوں نے تو انسانوں کو اپنا جج بنانا اور ان کا فیصلہ قبول کرنے کی بناء پر تکفیر کی تھی، اگرچہ حقیقی طور پر یہ کوئی گناہ نہ ہے۔ انہوں نے علی، معاویہ، دونوں فیصلہ کرنے والے صحابہ اور اس عمل پر راضی سب صحابہ اور دیگر لوگوں کی کھلم کھلا تکفیر کی اور ان کے قتل کو جائز قرار دیا۔

**ان کی اس حرکت کی وجہ سے صحابہ**

گرامؑ نہؑ انؑیدؑ خوارج کا لقب دیا جن کے بارے میں نبی کریمؐ نے پیش گوئی کی تھی۔ صحابہؓ گرامؑ نہؑ انؑ سے یہ نہؑیدؑ پوچھا تھا کہ بقیہؑ گناہوں کے بارے میں تمہارا کیا نظریہؑ ہے؟ ان کی وجہ سے تکفیر کرتے ہو یا نہؑیدؑ؟

بلکہ ”نجدات“ جو اہل علم کے اتفاق کے مطابق خوارج کے سرغنہ تھے، وہ بھی کبیرؑ گناہ کے مرتکب کو کافر قرار نہؑیدؑ دیتے تھے۔

امام ابو الحسن اشعریؒ خوارج کا عقیدہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ”خوارج کا اجماع ہے کہ مرتکب کبیرؑ گناہ کافر ہے لیکن نجدات کا یہ موقف نہؑیدؑ ہے“

[مقالات الإسلامیین: 1/86]

**تیسری بات:** یہاں ایک اہم شبہ کی وضاحت کرنا بہت ضروری ہے کہ سرمنذوانا تمام خوارج کی صفت نہؑیدؑ تاریخ میں کئی ایسے خارجی گروہ گزرے ہیں جو سرمنذوانا تھے لیکن پھر بھی اہل علم نے ان کے عقائد کو دیکھتے ہوئے انؑیدؑ خارجی کہا ہے۔ سرمنذوانا تو صرف اس ذو الثدیہ خارجی کے حلیہ سے منسلک ہے جسے سیدنا علی بن ابی طالبؓ کے دور میں قتل کیا گیا تھا۔

جیسا کہ ابن تیمیہؒ نے کہا:

”وَهَذِهِ السَّيْمَا سَيْمَا أَوْسَلَهُمْ كَمَا كَانَ ذُو الثَّدْيَةِ؛ لَا أَنْ هَذَا وَصْفٌ لَزِمٌ لَهُمْ“

[مجموع الفتاوى (28 / 497)]

”یہ نشانی صرف اسی ذو الثدیہ کی نشانی تھی نہ کہ یہ وصف سارے خوارج کے لیے لازم ہے“

اسی طرح لمبی داڑھیاء اور شلوار كے پائنجے اونچے ركھنا خوارج كى قطعى نشانى نہيے بلکہ يے ذوالخويصرے كے حليے كو بيان كرنے كے ليے ذكر كى كئى تھيے اور رسول اللہ ؐ نے فرمايا تھا كے ”اس كى نسل ميے سے ايسے لوگ پيدا هوء گے“ اور پھراحضرت ؑ نے خوارج كى ديگر صفات كا ذكر كيا تھا

كچھ لوگ محض كسى لمبى داڑھى يا اونچے پائنجے والے شخص كو ديكه كر اسے خارجى كے ديتے هيے، جبكے يے كسى كے خارجى هونے كى حتمى نشانى نہيے۔ اگر صرف چند ظاهري نشانىاں مثلا لمبى گھنى داڑھى يا اونچے پائنجے ديكه كر خارجى هونے كا حكم لگايا جائے تو معاذ اللہ ان صحابہ كرام كى عظيم استيوے كے بارے كيا حكم هوء گا جو داڑھياں لمبى بهى هوتى تھيے اور شلوار يے بهى ٹخنوے سے اوپر ركھتے تھے؟

## خبردار هيے !!!

اصل چيز خوارج كے عقائد هيے جن سے ہر كسى كو باخبر رھنا ضرورى ہے خوارج كى اصل نشانى مسلمانوے كى تكفير، انكا خون اور مال حلال جاننا ہے جس كے اندر يے صفت پائى جائے كے وے اصول تكفير كو بالائے طاق ركھتے هونے مسلمانوے كى تكفير كرنے اور انكا قتل حلال جانے تو وے خارجى ہے، چاہے وے كبير گنا هونے پر تكفير نہ بهى كرتا هويا چاہے وے سر نہ منءواتا هونے

لہذا خوارج كى عمومى صفت جو سب ميے پائى جاتى ہے، وے ناحق مسلمانوے كى تكفير اور اس وجہ سے ان كے قتل كو جائز سمجھنا ہے

اس تكفير كى صورت يے هيے

مثلاً: کبیر یا صغیر گناہ کرنے کی وجہ سے تکفیر، یا ایسے کام کی وجہ سے تکفیر جو بالکل بھی گناہ نہ ہیں، یا گمان اور انداز لگا کر، شبہات اور محتمل امور کی وجہ سے تکفیر، یا ایسے معاملات کی وجہ سے تکفیر جن میں اختلاف اور اجتہاد ہو سکتا ہو، یا تکفیر کی شروط کو پورا کیا اور رکاوٹوں کو دور کیا بغیر تکفیر (171)

جب علماء نے کبیر گناہ کے مرتکب کی تکفیر کرنے والوں کو خوارج قرار دیا تو صغیر گناہوں، اجتہادی امور میں غلطی کرنے والوں یا مباح کام کرنے والوں، مثلاً: گفار کے ساتھ بیٹھنے اور ان سے خط و کتابت وغیرہ جیسے کام کرنے والوں کی تکفیر کرنے والوں کو کیا نام دیا گیا؟

**چوتھی بات:** شرعی نصوص (قرآن و سنت کی عبارات) میں خوارج کی ایسی کوئی شرط نہ ہے۔ وہ مسلم حکمران کے خلاف بغاوت کریں گے بلکہ جو شخص بھی خوارج سے متفق ہوگا، چاہے وہ مسلمان حکمران کے خلاف بغاوت کرے یا نہ کرے، خوارج میں ہی شمار ہوگا۔

در اصل حکمرانوں کے خلاف بغاوت ناحق تکفیر اور مسلمانوں کے قتل کو جائز سمجھنے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اگر خوارج کے سامنے کوئی حکمران ہوتا تو اس کے خلاف بغاوت کر دیتے اور جان و مال کو لوٹنا شروع کر دیتے۔ اگر حکمران نہ ہوتے تو مسلمان عوام، مجاہدین، علماء اور داعی حضرات کو قتل کرنے لگتے۔

چنانچہ ان کا نام "خوارج" احکام دین سے باہر نکلنے اور مسلمانوں کی جماعت کو توڑنے کی وجہ سے رکھا گیا ہے جیسا کہ نبی کریم نے فرمایا تھا:

«سَيُخْرِجُ فِيمِي آخِرَ  
 الزَّمَانِ قَوْمًا حَادِثًا إِلَّا سِنَانًا  
 سَفِهَاءَ الْأَحْلَامِ، يَقُولُونَ مِنْ  
 خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ، يَقْرَأُونَ  
 الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَيْثُ جَرَهُمْ،  
 يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ  
 الْبَسْمُ مِنْ الرِّمِيَّةِ، فَإِذَا  
 لَقِيَتْهُمُ قَاتِلُهُمْ، فَأَقْتَلُوهُمْ، فَإِنْ  
 فِي قَاتِلِهِمْ أَجْرًا، لِمَنْ  
 قَتَلَهُمْ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ  
 الْقِيَامَةِ»

اخیر زمانہ قریب ہے جب ایسے لوگ  
 مسلمانوں میں نکلیں گے جو نوعمر بیوقوف  
 ہوں گے (ان کی عقل میں فتور ہو گا) ساری  
 خلق کے کلاموں میں جو بہتر ہے، وہ بات کہیں  
 گے قرآن پڑھیں گے مگر وہ ان کے حلق سے  
 نیچے نڈیے اترے گا، وہ دین سے اس طرح  
 باہر ہو جائیں گے جیسے تیر شکار کے جانور  
 سے پار نکل جاتا ہے (اس میں کچھ لگا  
 نہیے رہتا) تم ان لوگوں کو جانا، پانا، یا  
 تامل قتل کرنا، کیونکہ ان کو قتل کرنے کا  
 اللہ کی طرف سے قیامت کے دن ثواب ملا گا

[صحیح البخاری: 6930، صحیح مسلم: 1066]

**حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:**  
 ’’دین سے خارج ہونے اور بہترین مسلمانوں  
 کے خلاف بغاوت کی وجہ سے انہیں خوارج کا  
 لقب دیا گیا‘‘

[فتح الباری: 12/283]

**امام نووی فرماتے ہیں:** ’’ان  
 لوگوں کو جماعت سے خروج کی وجہ سے خوارج  
 کا نام دیا گیا‘‘  
 ایک قول یہ ہے کہ جماعت کے راستے سے ہٹنے



کی وجہ سے یہ نام دیا گیا ہے اور ایک قول یہ ہے کہ نبی کریم کے درج ذیل فرمان کی وجہ سے یہ نام دیا گیا ہے:

«يُخْرَجُ مِنْ ضَنْضَى هَذَا»

''اس (ذو الخویصر) کی نسل سے کچھ لوگ نکلیں گے''

[شرح النووي: 7/164]

تاتاریوں کے بارے میں جب لوگوں میں اختلاف پیدا ہوا کہ انہیں کیا کہا جائے تو امام ابن تیمیہ نے انہیں خوارج کا لقب دیا، حالانکہ انہوں نے کسی حکمران کے خلاف بغاوت نہیں کی تھی۔

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں: ''تاتاریوں سے قتال کس ذیل میں آتا ہے؟ اس بارے میں لوگوں کے پاس گفتگو ہو رہی ہے کیونکہ یہ اسلام کا اظہار کرتے ہیں اور حکمران کے خلاف باغی بھی نہیں ہیں کیونکہ انہوں نے کبھی خلیفہ کی اطاعت قبول ہی نہیں کی کہ پھر اس سے ہاتھ اٹھا لیا ہو۔''

اس بارے میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا قول ہے: ''ان کا تعلق انہی خوارج سے ہے جنہوں نے علی اور معاویہ کے خلاف خروج کیا تھا ان کا خیال تھا کہ وہ ان دونوں سے خلافت کے زیادہ حق دار ہیں اور ان لوگوں کا بھی یہی خیال ہے کہ یہ لوگ پیام حق کے مسلمانوں سے زیادہ حق دار ہیں۔''

[البدایہ والنہایہ: 14/28]

بات تو یہاں تک پہنچی ہوئی ہے

کہ اگر خوارج کوئی ریاست بھی قائم کر لیں تو پھر بھی خوارج ہونے سے بڑی نہیں ہو سکتے۔ اگر تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ خوارج ہمیشہ مملکتوں اور ریاستوں کا قیام عمل میں لاتے رہے ہیں بلکہ ان میں سے بعض تو خلافت کے بھی مدعی رہے ہیں لیکن جب تک یہ لوگ مسلمانوں کی تکفیر کرتے رہے گے اور ان کے قتل کو جائز سمجھتے رہے گے، صرف حکومت پر قابض ہو جانے کی وجہ سے انہیں خوارج نہ ہونے کی سند نہیں دی جاسکتی۔

**پانچویں بات:** داعش سے بات سے ایسے اقوال و افعال سرزد ہو چکے ہیں جن کا لازمی تقاضا ہے کہ انہیں خوارج اور نبوی منہج سے منحرف قرار دیا جائے مثلاً:

تمام مسلمان ممالک پر کفر و ارتداد کا فتویٰ اور تمام مسلمانوں کو اپنی زیر اثر خطوں کی طرف ہجرت کرنے کا حکم۔

اپنے مخالفین پر کفر و ارتداد کا فتویٰ، انہیں بدمعاش، خیانت گار، شہ اور غیر کفریہ کاموں، مثلاً: حکومتی اور غیر سرکاری تنظیموں سے معاملات کرنے اور ان کے ذمہ داروں سے ملاقات کی بناء پر انہیں کفار کے ایجنٹ کہنا۔

اپنے منہج کے مخالفین اور اپنی موموں سلطنت کے سامنے نہ جھکنے والوں سے لڑائی کو جائز قرار دینا، انہوں نے مسلمانوں کو پکڑا، انہیں جیلوں میں والا، قتل کیا، سزائیں دیں، مجاہدین کے کیمپوں میں اپنے جاسوس بھیجے جنہوں نے باغیوں، مجاہدین، داعیوں، صحافیوں اور محنتی لوگوں میں سے سرکردہ کو قتل کیا، انہوں نے مسلمانوں سے اتنی جنگ کی، جتنی دشمنوں سے بھی نہیں کی۔

در اصل یہ سب کچھ نبی کریم ﷺ کے  
اس فرمان کے عین مطابق تھا کہ خوارج:

«يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ  
وَيَدْعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ».

”مسلمانوں کو قتل کریں گے اور  
بت پرستوں کو کچھ نہ دیں گے“

[صحیح البخاری: 3344، صحیح مسلم: 1064]

”منحرف جماعتوں سے قتال جائز  
ہے“ کی آڑ میں مسلمانوں کا مال ناحق  
لوٹنا اور اسے بحق سرکار ضبط کرنا کو جائز  
سمجھنا عمومی ذرائع آمدنی یعنی تیل کے  
کنوؤں اور غلے کے ذخائر پر قبضہ کرنا اور  
ان پر برسر اقتدار حکمران کی طرح تصرف  
کرنا

مسلمانوں کی جماعت سے علیحدگی  
اختیار کرنا اور صرف اپنی منہج کو حق پر  
سمجھنا نظریاتی یا عملی پہلوؤں میں اپنی  
مخالفین پر دین کے دشمن ہونے کا فتویٰ  
لگانا

اس کے ساتھ ساتھ ان کے دعویٰ خلافت اور  
تمام مسلمانوں پر اپنی بیعت کے وجوب کا  
فتویٰ بھی ذہن میں رکھیں

ان میں معروف علماء موجود نہیں ہیں  
جو مسلمانوں کے قابل اعتماد ہوں  
وہی صورت حال جس میں ان کے خارجی اسلاف  
مبتلا تھے ان سے سیدنا عبد اللہ بن عباس  
نے فرمایا تھا: ”میں تمہارے پاس نبی  
کریم کے مہاجرین و انصار صحابہ کی طرف  
سے آیا ہوں انہی لوگوں کے سامنے قرآن  
نازل ہوا ہے تم سے زیادہ وحی کو جانتے  
ہیں انہی کے بارے میں قرآن نازل ہوا ہے ان  
میں سے ایک بھی تمہارے اندر موجود نہیں

[المستدرک للحاکم: 2656]

ان میں اکثریت نوعمر لڑکوں کی جن پر عجلت اور جوش و جذبہ طاری ہو گیا اور فکر اور علم کی کمی ہو گئی ذہنی سطح بہت پست اور بصیرت کا فقدان ہو گیا ویسے ہی بچوں جیسے نبی کریم ﷺ فرمایا تھا: «حَدَّثَنَا»  
**الْأَسْدَانِ، سَفَّهَاءُ إِلَّا حُلَامٌ»**

”کمن بہ وقوف لوگ ہو گے“

[صحیح البخاری: 3611، صحیح مسلم: 1066]

**اہل علم و حکمت کی عدم موجودگی کا ان کے معاملات پر گہرا اثر نظر آتا ہے**  
 یہ لوگ بہ وقوفی اور طیش کا نمونہ نظر آتے ہیں معاملات کے انجام سے بہ خبر اور بہ پروا نہیں اسی وجہ سے یہ لوگ کلمہ حق کو بلند کرنے اور اللہ پر بھروسہ کے گمان میں مسکمانوں کو تباہ و برباد کیے جانے جارہے ہیں

مذکورہ بالا سب باتوں کی وجہ سے اب یہ لوگ اس **فخر و غرور اور گھمنہ** میں مبتلا ہو چکے ہیں کہ صرف وہی مسلمان ہیں وہی اکیلے ہی سبیل اللہ جہاد کر رہے ہیں وہی جہاد کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے طریقوں کو جانتے ہیں اسی وجہ سے یہ لوگ اپنے اقوال و افعال پر بہت فخر و تکبر کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے خوارج کے بارے میں فرمایا تھا:

«إِنَّ سَفَّهَاءَ فَيَكُفِّرُونَ قَوْمًا يَعْجِبُونَ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِأَيْدِيهِمْ وَتَعْبُدُهُمْ أَلْفَ سَفَّهَاءَ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ

## السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ».

تم میں ایک قوم ایسی آئی گی جو عبادت کرے گی اور دیندار ہوگی، حتیٰ کہ لوگ ان کی کثرت عبادت پر تعجب کیا کریں گے اور وہ خود بھی خود پسندی میں مبتلا ہو گئے۔ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔

[مسند أحمد: 12972]

اسی غرور نے انہیں اہل علم و حکمت پر دست درازی کرنے اور ان کی باتیں نہ ماننے پر مجبور کیا۔ یہ لوگ علم و فہم کا دعویٰ کرتے ہیں اور نا تجربہ کاری سے معاملات کا سامنا کرتے ہیں اور اسی زعم میں اپنے اور دیگر تنظیموں کے درمیان جاری جھگڑوں پر کسی کو ثالث بنانے کا لیتے تیار نہیں ہوتے۔

**داعش مجاہدین کے خلاف قتال و محاصرے میں ظالم بشار کی مددگار**۔ بشار کے سامنے مجاہدین کی پسپائی اور مجاہدین کے کیمپوں پر قبضے پر انہوں نے خوشی کا اظہار کیا۔ یہ بھی کوئی بعید از گمان بات نہیں ہے کہ ان میں بہت سے دشمنان اسلام گھسے ہوئے ہیں اور ان کے ذریعے مجاہدین کو اس طرح نقصان پہنچا رہے ہیں کہ براہ راست خود نہیں پہنچا سکتے تھے۔

یوں داعش کی صورت میں ایک مجسمہ شر مارے سامنے موجود ہے جو پچھلے خوارج میں بھی نہیں تھا۔ یہ لوگ باطل کے حمایتی ہیں۔ حق اور شرعی عدالتوں کے سامنے جھکنے سے انکاری ہیں۔ جھوٹ، دھوکا، خیانت، وعدوں کی خلاف ورزی اور دشمنان اسلام کی طرف جھکاؤ ان کا شعار ہے۔ نصیریوں سے بھی زیادہ مسلمانوں کا لیتے خطرناک ہیں۔

پچھلے خوارج سے شر، برائی اور انحراف میں  
یہ کئی گنا آگے نکل چکا ہے۔

## خوارج سے قتال کی اہمیت :

اقدامی جہاد میں کفار و مشرکین پر خوارج  
سے جہاد کو مقدم کرنے کی بات کئی ایک سلف  
سے ثابت ہے۔ مثلاً :

عاصم بن شُمَیْخ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا  
ابو سعید خدری نے فرمایا جبکہ ان کے ہاتھ  
بڑھاپے کی وجہ سے کانپ رہے تھے کہ **خوارج**  
**سے قتال مجھ سے مشرکین سے قتال سے زیادہ**  
**محبوب ہے۔**

[مصنف ابن ابی شیبہ: 37886]

حافظ ابن حجر نے ابن بئیر سے نقل  
کیا ہے: "ایک حدیث میں ہے کہ **خوارج سے**  
**قتال مشرکین سے قتال سے اہم ہے** اس میں  
حکمت ہے کہ **خوارج سے قتال کرنا گویا**  
**اسلام کے اصل سرمایہ کو محفوظ کرنا ہے** جبکہ  
مشرکین سے قتال نفع حاصل کرنے کے مترادف  
ہے اور یہ بات سبھی جانتے ہیں کہ اصل  
سرمایہ کی حفاظت نفع حاصل کرنے سے اہم ہے۔

[فتح الباری: 12/301]

**لیکن یہ بات ذہن نشین رہے کہ**  
داعش کو خوارج کے ذمے کا یہ مطلب ہرگز نہیں  
ہے اس میں شامل ہر فرد خارجی ہے کیونکہ  
ان میں بہت سے ایسے لوگ بھی ہو گئے جو ان  
کی حقیقت اور اصلیت سے ناواقف ہو گئے ہیں  
سے دھوکے میں مبتلا ہو گئے لیکن من حیث  
الجماعت ان سے ہمارا معاملہ ایک جیسا ہی  
ہوگا۔ ان کے شر کو ختم کرنا ہماری ذمہ  
داری ہے اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے  
ذمے ہے۔

**خلاصہ کلام** یہ ہے کہ داعش کا خارجی جماعت ہونا بالکل واضح ہے کیونکہ یہ صحیح عقیدہ سے دور اور مسلمانوں کی جماعت سے خارج ہے اور مسلمانوں کے ناحق قتل کو حلال سمجھتا ہے۔<sup>[12]</sup>

ہم نے اس بارے میں مزید تفصیلات کے لیے آپ کی گزارش پر عمل کیا ہے۔

## حاشیہ

([1]) بلکہ خوارج میں ایک فرقہ **قعد** یا **قعدیہ** کے نام سے مشہور ہے۔ ان کا یہ نام قتال سے رکنا کی وجہ سے ہے۔ حافظ ابن حجر فتح الباری میں لکھتے ہیں: ”قعدیہ خوارج کا ایک گروہ ہے جن کی رائے تو وہی ہے جو دیگر خوارج کی ہے، لیکن وہ بغاوت نہایت کرتے، البتہ اسے مزین گردانے پیش کرتے ہیں۔“

حافظ صاحب اپنی دوسری کتاب ”تذیب التذیب“ میں لکھتے ہیں:

”**قعد** خوارج کا ایک گروہ ہے جو خود تو جنگ نہایت کرتا، لیکن ظالم حکمرانوں کی حسب استطاعت مذمت کرتا ہے۔ لوگوں کو اپنی دعوت دیتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ بغاوت کو شہ بھی دیتے ہیں اور خوبصورت بنا کر بھی پیش کرتے ہیں۔“

اہل علم نے انہیں خوارج کا ہی نام دیا ہے اور انہیں خوارج کا ایک گروہ قرار دیا ہے۔ اگرچہ یہ برا راست لڑائی نہایت کرتے اور نہ حکمران کے خلاف بغاوت کرتے ہیں۔ اسی طرح خوارج کے **جدامجد ذوالخویصر** نے کسی کے خلاف تلوار نہایت اٹھائی تھی لیکن نبی نے اس کو خوارج کے

عقائد و خصائل پر ہونے کی وجہ سے خارجی کا تھا

بلکہ بہت سے اہل علم نے تو انہیں خبیث ترین خوارج کا نام دیا ہے کیونکہ یہ عام لوگوں کو فتنہ میں مبتلا کرتے ہیں اور معاملہ کو ان پر خلط ملط کرتے ہیں

امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے اپنی کتاب «مسائل الإمام أحمد» میں عبد اللہ بن محمد ابو محمد الضعيف کا قول نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: **”خوارج کا قعد نامی گروہ خبیث ترین خوارج ہیں“** (1/362)

([2]) تفصیل کے لیے یہ فتویٰ ملاحظہ کیجیے: «هل تنظيم (الدولة الإسلامية) من الخوارج؟» <http://islamicsham.org/fatawa/1945>